الحاج ڈاکٹر میر احمد خان صوفی ، مانکی شریف

چند یادیں

احترام حجاج :

میں اگست ۱۹۶۱ء کو حج مبارک سے واپس آرہا تھا جب اکوڑہ خٹک ریلوے سٹیشن پر پہنچا تو محترم حضرت مولانا صاحب بمعہ چند معزز ساتھیوں کے سٹیشن پر مجھے ملنے کے لیے تشریف لائے تھے ہمارا ڈبہ ان سے ذرا آگے نکل گیا جس کی وجہ سے حضرت مولانا صاحب دوڑ دوڑ کر ہماری بوگی کو تشریف لائے اور حج مبارک کی سعادت حاصل کرنے کی مبارکباد دیدی۔

اکوڑہ خٹک سٹیشن پر چونکہ گاڑی ٹھہرنے کا وقت بہت کم ہوتا ہے۔ اس لیے صاحب موصوف کو دوڑنا پڑا، اب آپ اندازہ لگالیں کہ میرے جیسے معمولی شخص کے لیے انہوں نے کتنی تکلیف برداشت کی اور اس کے علاوہ انہوں نے سٹیشن پر کتنا انتظار کیا ہوگا۔ کیونکہ حج کے دنوں میں اکثر ریل گاڑیاں دیر سے آتی ہیں۔

مشاعرے، جنازہ میں شرکت اور تواضع :

راقم الحروف اکثر دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے سالانہ دستاربندی کے موقعوں پر مشاعروں میں شمولیت کرتا رہا ان دنوں جناب اجمل خٹک صاحب کی زیر نگرانی مشاعرے ہوا کرتے تھے چونکہ میرا چھوٹا بھائی حاجی مستقر خان (مرحوم) دارالعلوم حقانیہ کے مجلس شوریٰ کے ایک اہم رکن تھے اس وجہ سے بھی حضرت مولانا مرحوم میرے ساتھ خاص مہربانی سے پیش آتے تھے اور بہت پیار و محبت سے ملتے تھے موصوف نے ۱۹۶۷ء کو میرے والد بزرگوار کے جنازے میں شرکت فرمائی اور تجہیز و تکفین کے بعد ایسی معرکۃ الآرا تقریر فرمائی کہ موجود لوگ اکثر رونے لگے کیونکہ وہ عذاب قبر اور میدان حشر کے متعلق ایک دلگداز منظر تھا، تقریر کے بعد جب بیٹھنے لگے تو آپ کے شاگرد اور دارالعلوم کے ایک فارغ التحصیل مولانا دوست محمد نے اپنی چادر بچھائی مگر حضرت مولانا صاحب نے ان کی چادر ہٹا کر اپنی ہی چادر پہ تشریف فرما ہوتے اور شاگرد کا شکریہ ادا کیا۔

صدارت کی کرسی چھوڑ دی :

مدرسہ تعلیم القرآن — (جس کے مہتمم الحاج مستقر خان مرحوم تھے) کی سالانہ تقریب کیلئے مولانا موصوف کو اراکین مدرسہ جلوزئی نے شرکت کی دعوت دی، یہ تقریب جولائی ۱۹۶۸ء میں منعقد ہوئی جس میں محترم پیرزادہ روح الامین صاحب بھی تشریف لائے تھے، جب جلسہ کی صدارت کے لیے مولانا صاحب کا اسم گرامی پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ آستانہ عالیہ قادریہ مانکی شریف کے پیر صاحب کی موجودگی میں میں کیسے صدارت کروں، انہوں نے خود اعلان کیا کہ آج کی اس پروقار مذہبی تقریب کی صدارت جناب پیرزادہ روح الامین (پیر صاحب مانکی شریف) فرمائیں گے۔ موصوف کی خاکساری کا اندازہ اس سے لگانا آسان ہے۔

ایک کروڑ کا الزام، مگر مولانا صاحب مسکرا دیئے :

ایک دن ایک ایم پی اے صاحب نے مجھے دوران بحث کہا کہ چند دن ہوتے حضرت مولانا صاحب نے حکومت سے ایک کروڑ روپے بطور رشوت کے لیے، میں نے کہا کہ یہ بالکل جھوٹ ہے یہ بہتان ہے مولانا کے متعلق اس قسم کی باتیں شرافت کے خلاف ہیں، اس نے پھر کہا کہ میں ثابت کرسکتا ہوں، میں نے اس سفید جھوٹ کے ماننے سے انکار کیا اور سیدھا اکوڑہ خٹک جاکر حضرت مولانا صاحب کو سارا ماجرا سنایا۔ کیونکہ میں اپنی مزید تسلی کرنا چاہتا تھا۔ خدا گواہ ہے کہ مولانا صاحب حسب عادت ہنس پڑے اور کوئی بد دعا منہ سے نہیں نکالی۔ خدا کی شان دیکھئے کہ تھوڑے دنوں کے بعد وہ ایم پی اے گونگا ہوگیا اور جھوٹ کی سزا ملی۔